اداریہ

سائنس کیا ہے؟ سائنس قدرت میں چھپا ہوا ایک خزانہ ہے، جس کو انسان ڈھونڈتا ہے، پھر اس کے اوپر تجربات کرتا ہے۔ کبھی کبھی انسان کرنا کچھ چاہتا ہے اور ہو کچھ اور جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ سے انسانی فطرت رہی ہے کہ وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ نیا کرنے کی دُھن میں لگا رہتا ہے۔ جو بھی وہ دیکھتا ہے، اس میں کچھ رد و بدل اور تبدیلیاں کرتا رہتا ہے۔ ان مشاہدات کو ہم سائنسی ایجادات کا نام دیتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ انسان کرنا کچھ چاہتا ہے اور ہوتا کچھ اور ہے۔ ابتدائی دور میں انسان ننگا گھومتا پھرتا تھا۔ جانوروں کا شکار کر کے اپنا پیٹ بھرتا تھا۔ ایک بار اس نے کیا کیا، ایک پتھر اٹھا کر کسی جانور کو مارا۔ یہ پتھر اس جانور کو نہ لگ کر ایک دوسرے پتھر سے جا ٹکرایا۔ اس پتھر کے پاس سوکھی گھاس پڑی تھی۔ پتھروں کے آپس میں ٹکرانے سے جو چنگاری پیدا ہوئی، اس کی وجہ سے سوکھی ہوئی گھاس میں آگ لگ گئی، جس کی وجہ سے انسان کو آگ کا پتہ چلا۔ حالانکہ اس وقت انسان کا مقصد آگ کی کھوج کرنا نہیں تھا بلکہ وہ تو شکار کرنا چاہتا تھا۔ اس شکار سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ بھرنا تھا، لیکن شکار کرنے کی وجہ سے اسے ایک نئی چیز کا پتہ چلا اور اس وجہ سے آگ کی کھوج ہوئی۔ اس سے پہلے انسان آگ کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔ وہ صرف سورج کی گرمی کو ہی محسوس کر سکتا تھا۔ آگ کی ایجاد کے بعد انسان نے دوسری طرف بھی توجہ دی۔ جیسے کہ جانوروں کے گوشت کو بھون کر کھانے لگا۔ بھنے ہوئے گوشت کو کھانے میں اس کو بہت مزہ آیا۔ اس دور میں انسان گپھاؤں میں رہتا تھا۔ گپھا ایک دم بند اور بغیر روشنی کے ہوتی تھی۔ پھر اس نے گپھاؤں میں آگ جلانا شروع کیا، جس سے اس کے سامنے دو چیزیں آئیں۔ ایک گپھا کے اندر روشنی ہوئی اور ساتھ ہی اس کو گرمی بھی محسوس ہوئی۔ اس آگ کی کھوج نے اور دوسری ایجاد کو جنم دیا۔ اس کے بعد اس نے دھاتوں کو پگھلانا شروع کیا اور ان دھاتوں سے اپنی حفاظت کرنے کے لئے اور شکار کرنے کے لئے ہتھیار بنانا شروع کئے اور اس طرح انسان آہستہ آہستہ کھوج کرتا گیا اور ترقی کرتا گیا۔ جیسے جیمس واٹ نے بھاپ کی ایجاد کی، جس سے معلوم ہوا کہ بھاپ میں بڑی طاقت ہے۔ اسی زمرے میں اس نے بھاپ کے انجن کی ایجاد کر ڈالی اور اسی طرح انسان کھوج کرتے کرتے آج چاند تک پہنچ چکا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سائنس ہمارے لئے کیا اہمیت رکھتی ہے اور یہ ہماری روزانہ کی زندگی کے لئے کتنی ضروری ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ سائنس کو پڑھنا نہ چھوڑیں۔ میرا مطلب ہے کہ سائنس پڑھیں اور ملک کی ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔

-مدیر سائنس کی دنیا